© rasailojaraid.com

نظرات

افسوس ہے گزشتہ مہینے خان بہادر شیخ محمد جان صاحب کا کم وبیش ۸۵ برس کی عمر میں کلکتہ میں انتقال ہو گیا اور وہیں تدفین عمل میں آئی۔ مرحوم قومی اعتبار سے ہندوستان کے ان پنجابی مسلمانوں میں سے تھے جو تجارت اور کاروبار میں ترقی کے لئے ممتاز ونمایاں ہیں۔ مرحوم اپنی جماعت میں بھی ممتاز اور نہایت محترم ومعزز سمجھے جاتے تھے، طبعًا نہایت مخیر اور غربا وفقرا کی انفرادی طور پر امداد کرنے کے علاوہ قومی، مذہبی اور ملکی معاملات میں بڑی فیاضی اور کشادہ دلی سے خرچ کرتے تھے۔ ان کو مسلمانوں کے تعلیمی مسائل سے بڑی دلچسپی تھی چنانچہ ان کا قائم کیا ہوا خان بہادر شیخ محمد جان ہائر سکنڈری اسکول کلکتہ کی ایک قدیم اور نیک نام مسلمان بچوں کی تعلیم گاہ ہے۔ علاوہ ازیں وہ کلکتہ اور بیرون کلکتہ کے بیسوں بلند پایہ اور ممتاز تعلیمی اداروں کے رکن تھے، دیوبند کے علمائے سے ان کو بڑی عقیدت اور ارادت تھی عقیدہ وعمل اور اخلاق وعادات کے اعتبار سے اعلیٰ درجہ کے مسلمان تھے۔ پنجگانہ نماز باجماعت کی پابندی کے علاوہ تہجد گذار بھی تھے اور اوراد ووظائف کا شغل بھی رکھتے تھے۔ حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی سے بیعت تھے، سیاسی اعتبار سے کٹر نیشنلسٹ تھے کانگرس اور جمعیۃ العلماء کے ہم خیال اور فرقہ وارانہ سیاست کے مخالف ہمیشہ رہے، اور اگرچہ تعم

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سے پہلے مسلم لیگ کی تحریک کے سخت بحران وجوش کے باعث، دوسرے مسلم نیشنلسٹ اکابر کی طرح خان بہادر صاحب کو شدید اذیتوں اور تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑا تاہم انھوں نے یہ سب کچھ برداشت کیا اور ان کے خیال اور روش میں کوئی تبدیلی پیدا نہیں ہوئی، ارکان ندوۃ المصنفین کے ساتھ ذاتی تعلق کے علاوہ شروع سے ادارہ کے محسن رہے، تقسیم کے وقت جب ادارہ لٹ لٹا کر تباہ و برباد ہو گیا، ارکان ادارہ بے خانماں اور بے سر و سامان ہو گئے تھے اور ادارہ کے دوبارہ قائم اور جاری ہونے کی بہ ظاہر کوئی امید باقی نہیں رہی تھی تو اس وقت مولانا مفتی عتیق الرحمٰن عثمانی کو جنھوں نے ان سخت مایوس کن حالات میں بھی ادارہ کو از سر نو قائم کرنے کا عزم بالجزم کر لیا تھا سب سے بڑی تقویت خان بہادر صاحب مرحوم کی حوصلہ افزائی اور فیاضانہ امداد سے ہی ہوئی، وہ ندوۃ المصنفین کے کاموں کے بڑے قدر دان تھے، برہان اور ادارہ کی مطبوعات کا مطالعہ بڑے شوق سے کرتے تھے، اخلاق و عادات کے اعتبار سے بڑے خوش طبع، مرنج و مرنجان، ہمدرد اور متواضع تھے، اب ایسے وضعدار کہاں ملیں گے، ان کا حادثۂ وفات خود ندوۃ المصنفین کیلئے ایک عظیم سانحہ ہے ادارہ اس حادثۂ فاجعہ میں مرحوم کے پسماندگان کا دل سے شریک غم ہے، اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں ابرار و صلحا کا مقام جلیل عنایت فرمائے اور انکی قبر ٹھنڈی رکھے۔

افسوس ہے اسی مہینہ ڈاکٹر مصطفےٰ احسن صاحب علوی کا حادثۂ وفات بھی پیش آگیا اسوقت ان کی عمر ۸۷ برس کے لگ بھگ تھی، ان کا اصل وطن کاکوری تھا۔ اردو زبان کے مشہور نعت گو جناب محسن کاکوروی کے خاندان سے تعلق رکھتے تھے، دار العلوم دیوبند کے فارغ التحصیل تھے، حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت شیخ کے درس بخاری کے آخری سال میں، دورۂ حدیث کی تکمیل کی تھی، اور اسکے بعد حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے دیوبند کی جامع مسجد میں ان کو دستار فضیلت عطا فرمائی تھی، اس حیثیت سے وہ غالباً حضرت شیخ الہند کی بزم تلامذہ کے آخری چراغ تھے، اب تو دیوبند سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد اعلیٰ انگریزی تعلیم حاصل کرنے والے کثرت سے نظر آتے ہیں، لیکن غالباً مرحوم پہلے شخص تھے جنھوں نے دار العلوم دیوبند

© rasailojaraid.com